باب 4 تعلّم (Learning)

تعلّم کا مفہوم (Meaning of Learning)

انسان میں مسلسل ومتواتر تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔اس کا کوئی لمحہ اور کوئی وقت تبدیلی سے خالی نہیں ہوتا۔ پیدا ہونے کے بعد وہ جسمانی طور پر بڑا ہوتا ہے۔ پہلے وہ چلنے کے قابل نہیں ہوتا پھر عمر کے ساتھ دوڑنا بھاگنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ پیدائش کے فوری بعد اپنے ہاتھوں سے نہ کوئی چیز پکڑ سکتا ہے نہ اس کی آنکھیں ایک جگہ ٹھہر کر کسی چیز کو مسلسل دیکھ سکتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کے ہاتھوں میں مضبوطی آجاتی ہے اور آنکھوں میں ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں وقت گزرنے کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔اس میں کسی بات کو سیکھنے کا دخل نہیں ہے۔ یہ تبدیلیاں، دراصل طبعی وفطری تبدیلیاں ہیں۔

پچھلے باب میں آپ نے پڑھا ہے کہ کچھ تبدیلیاں، بالیدگی کے ضمن میں آتی ہیں، جبکہ دیگر تبدیلیاں نشو ونما کی صورت میں رونما ہوتی ہیں۔ تمام فطری تبدیلیاں، عموماً بالیدگی کا حصہ ہیں۔ بہت سی تبدیلیاں نشو ونما کے تحت پیدا ہوتی ہیں مثلاً وہ زبان سے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرنا شروع کرتا ہے، بچے نے دوڑنا بھاگنا تو شروع کیا ہی تھا لیکن فٹ بال یا ہاکی کھیلنے کے لیے اس کو خاص انداز اختیار کرنا ہوتا ہے۔ وہ معاشرتی آداب اختیار کرتا ہے، تعلقات اپناتا ہے، پڑھنا لکھنا شروع کرتا ہے اور ایسی ہی بے شمار سرگرمیاں اور افعال انجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

بچے، ان تبدیلیوں کو جو طبعی طور پر رونما ہوتی ہیں، روک نہیں سکتے۔ وہ خود بخود وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہر فرد کچھ چیزیں طبعی طور پر سیکھتا ہے مثلاً ہر فرد کو بھوک لگتی ہے تو کھانا کھاتا ہے، پیاس لگنے پر پانی پیتا ہے۔ نیند آتی ہے تو سو جاتا ہے۔ گرمی لگتی ہے تو پنکھا جھلتا ہے۔ سردی لگتی ہے تو کانپنے لگتا ہے۔ جسمانی اعضا میں پختگی آتی ہے تو چلنے پھرنے، اچھلنے کودنے، اُٹھانے، پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ تمام قسم کی تبدیلیاں طبعی وحیاتیاتی تبدیلیاں ہیں۔

ذرا غور کیجیے کہ آپ نے بولنا کیسے شروع کیا، زبان کیسے سیکھی، پڑھنا، لکھنا، تقریر کرنا، فٹ بال اور کرکٹ کھیلنا، سائیکل چلانا، موٹر سائیکل چلانا، رشتوں کی پہچان، ادب آداب اور اس قسم کی بے شمار باتیں ہیں جو اپنے آپ نہیں آ گئی ہیں۔ ان میں کوشش کا عمل دخل ہے۔ ہم سب میں یہ تبدیلیاں ایک خاص قسم کے عمل کا نتیجہ ہے جس عمل کے طفیل یہ تبدیلیاں ہم میں اور دیگر تمام انسانوں میں پیدا ہوتی ہیں مستقل اور مستحکم صورت حاصل کر لیتی ہیں، اسے 'نفسیات' کی زبان میں ''تعلم'' (آموزش) کہتے ہیں۔ نفسیات وہ علم ہے جو انسان کے کردار اور اس پر اثر انداز ہونے والے تمام عوامل اور طریقہ ہائے کار کا مطالعہ کرتا ہے۔ تعلم، انسان کے کردار پر اثر انداز ہونے والا اہم ترین عمل ہے۔ تعلم نے ہی انسان کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ اپنے مسائل بآسانی حل کرتا ہے۔ اسی کے طفیل اس جہان فانی میں رونقیں ہیں انسان اپنے موجودہ مسائل ہی حل نہیں کرتا بلکہ مستقبل میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے طریقے بھی تلاش کر لیتا

ہے۔ آیئے اس قدر اہم عمل کی تعریف بیان کرتے ہیں۔

تعلّم کی تعریف (Definition of Learning)

آپ نے پڑھنا لکھنا سیکھ لیا ہے۔ آپ نے یہ کام حروف کی شناخت سے شروع کیا تھا۔ ترقی کرتے کرتے آپ اس قابل ہو گئے ہیں کہ اب ہر قسم کی عبارت بآسانی پڑھ لیتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بچپن میں سائیکل چلانا سیکھا تھا، اس عمل کے دوران آپ بار بار گرتے رہے ہوں گے۔ بالآخر اب آپ بلا جھجک اور نہایت سہولت کے ساتھ سائیکل ہی کیا شاید موٹر سائیکل بھی چلا سکتے ہیں۔

یہ تمام تبدیلیاں، جو آپ میں پیدا ہو گئی ہیں، آپ کی شخصیت کا مستقل حصہ بن گئی ہیں۔ اس گفتگو سے ہم چند نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

(1) بچے میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں، ایک عمل کا نتیجہ ہیں (یعنی تجربہ)
(2) یہ تبدیلیاں، آہستہ آہستہ رونما ہوتی ہیں (یعنی ان میں وقت لگتا ہے)
(3) یہ تبدیلیاں، بچے کے کردار کا مستقل حصہ بن جاتی ہیں (مستقل)
(4) ان تبدیلیوں میں استحکام اور پائیداری ہوتی ہے (مستحکم تبدیلی)
(5) کسی ایک تبدیلی کے نتیجے میں بچے کے کردار میں ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ آئندہ پیش آنے والے مسائل حل کر لیتا ہے (حلِ مسائل کی صلاحیت)

درج بالا نتائج کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں آنے والا ہر فرد، تجربات سے گزرتا ہے اور ان تجربات کے نتیجے میں مسلسل و متواتر، اپنے کردار میں تبدیلیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلم ایک عمل ہے۔ اس عمل کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی جا سکتی ہے:

''تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ ماحول میں پیش آنے والے تجربات کی وجہ سے فرد کے کردار میں نسبتاً مستحکم و مستقل تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو اس فرد کو اپنے ماحول میں مناسب انداز سے اپنا کردار انجام دینے اور پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں''۔

تعلم کی تعریف کے مطابق فرد کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلیاں (ماسوائے طبعی و فطری تبدیلی) نسبتاً دیرپا ہوتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں، ماحول میں پیش آنے والے تجربات کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ فرد کو یہ تجربات بھی دو صورتوں میں پیش آتے ہیں۔ اولاً وہ خود کسی ''عمل'' کے ردِعمل میں کوئی کام کرتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ وہ خود تو تجربے سے نہیں گزرتا تاہم دوسرے پر گزرنے والے تجربات سے سبق سیکھتا ہے اور ان کا مشاہدہ کر کے اپنے کردار میں موزوں تبدیلیاں پیدا کر لیتا ہے۔

تعلم مسلسل اور متواتر جاری رہنے والا عمل ہے اس میں ذہن، عمر، اور جگہ کی کوئی قید نہیں۔ فطین افراد جلد سیکھ لیتے ہیں جبکہ کند ذہن لوگ دیر سے سیکھتے ہیں۔ بہر حال ''تعلم'' کے عمل سے سب گزرتے ہیں۔ اس عمل کے نتیجے میں ان کے کردار میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ نسبتاً مستقل و مستحکم تبدیلیاں، انسانی کردار کے تین شعبوں میں واقع ہوتی ہیں: یعنی

(۱) وقوفی یا علمی (۲) مہارات (۳) جذباتی استحکام اور رویے۔

یوں، فرد کے علم اور فکر و فہم میں اضافہ ہوتا ہے، وہ بہت سے کام عملی طور پر انجام دیتا ہے اور وہ معاشرتی طور پر اچھے بُرے،

نیک و بد میں تمیز اور انتخاب کرسکتا ہے۔اس طرح تعلم کے ذریعے فرد کے کردار میں ہمہ گیر اور مجموعی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

تعلّم، ایک فرد کی زندگی میں کبھی تیز، کبھی سست ہوسکتا ہے۔بعض اوقات اس کے تعلم میں کچھ عناصر مددگار ہوتے ہیں، تو دیگر عوامل رکاوٹ کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔ مددگار عناصر سے تعلّم میں بہتری جبکہ رکاوٹ بننے والے عوامل تعلم میں منفی رول ادا کرتے ہیں۔آئندہ ہم ان عوامل پر گفتگو کریں گے۔

تعلّم پر اثر انداز ہونے والے عوامل (Factors affecting Learning)

ہم نے ابھی ذکر کیا ہے کہ تعلم کبھی رفتار کے لحاظ سے تیز اور کبھی سست ہوتا ہے۔چند صورتوں میں تعلم بالکل نہیں ہوتا بچے کچھ کام کرتے ہیں لیکن انہیں حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟ دراصل فرد کی زندگی میں رکاوٹیں، مددگار عناصر، جسمانی ونفسیاتی کیفیتیں اور ماحولی عناصر تعلم پر اثر انداز ہوکر اس عمل میں یا تو رکاوٹ بن جاتے ہیں یا پھر تعلم کی رفتار کو تیز کردیتے ہیں۔رکاوٹ بننے والے عناصر وعوامل تعلم کی رفتار سست کردیتے ہیں۔ مددگار عوامل تعلم میں سہولت و آسانی پیدا کر کے اسے مستحکم، مستقل اور دیرپا بنا دیتے ہیں۔

ایسے ہی کچھ عوامل درج ذیل ہوسکتے ہیں:

(۱) بچے کی جسمانی کیفیات

(۲) بچے کا گھریلو ماحول

(۳) بچے کی نفسیاتی کیفیات (یعنی جذباتی)

(۴) محرکات اور انفرادی ضرورتیں

آیئے اب ہم ان پر ذرا وضاحت سے گفتگو کرتے ہیں

(۱) بچے کی جسمانی کیفیات (Physical Conditions of Child)

بچے کی بالیدگی اور نشوونما کا عمل مسلسل اور باقاعدہ ہوتا ہے۔ ہر بچے میں نشوونما کی رفتار یکساں نہیں ہوتی، اگر کسی وجہ سے یہ عمل مسلسل اور باقاعدگی سے جاری نہ رہے تو وہ بچے کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کرتا ہے۔خدانخواستہ پیدائش کے وقت ہی کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس سے جسمانی نشوونما متاثر ہوجائے تو بچہ ذہنی طور پر معذور ہوسکتا ہے۔اس کے جسمانی اعضا (ہاتھ، پیر، آنکھ، کان وغیرہ) کی بالیدگی میں خلل پیدا ہوسکتا ہے۔جس سے وہ اپنے اعضا جسمانی اور ذہنی قوتوں کو درست انداز میں استعمال نہیں کرسکے گا جو بچہ ہاتھ سے معذور ہو وہ کس طرح چیزوں کو پکڑ سکے گا۔کھیل کود میں حصہ لے سکے گا۔ یوں بہت سے افعال جو ہاتھوں سے کیے اور سیکھے جاتے ہیں، ہاتھوں سے معذور بچے کے لیے کرنا ممکن نہیں۔اسی طرح، ذہنی طور پر مجبور ومعذور بچے بھی مختلف تجربات کو سمجھ نہیں سکیں گے اور ان کے سیکھنے کا عمل ناقص رہ جائے گا۔

لہٰذا بچے کی جسمانی نشوونما، تعلم کے عمل کے لیے ابتدائی بنیاد فراہم کرتی ہے۔جسمانی وذہنی طور پر صحت مند بچے موزوں اور بہتر تعلم کے حامل ہوں گے۔

(۲) بچے کا گھریلو ماحول (Home Environment of Child)

بچے کی جسمانی، معاشرتی، جذباتی اور دیگر پہلوؤں کی نشوونما میں بچے کا گھریلو ماحول بہت اہمیت رکھتا ہے۔ گھر کے تمام افراد اور اس گھر میں وقوع پذیر ہونے والی تمام سرگرمیاں، بچے کا ماحول ہے۔ گھر کے افراد اگر بچے پر توجہ دیں گے، اسے مناسب خوراک فراہم کریں گے، اس کو ماحول اور موسم کی گرمی سردی سے محفوظ رکھیں گے، اس کے ساتھ مشفقانہ سلوک کریں گے، اس کے کاموں میں اس کی مدد کریں گے، ادب آداب کا خیال کریں گے تو یقیناً بچے کی شخصیت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ وہ اپنے اس خوشگوار ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا۔ یہ ساری باتیں، اس کے سیکھنے کے عمل میں مثبت کردار ادا کریں گی۔ اس کے برعکس جس بچے کے گھر میں افراد خاندان آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ بچے کو مارتے پیٹتے ہیں۔ اس پر توجہ نہیں دیتے، تو ہو سکتا ہے اس میں باغیانہ کیفیات جنم لیں یا وہ پژمردگی کا شکار ہو جائے اور کسی چیز کے سیکھنے میں دلچسپی نہ لے تو تعلّم کی رفتار سست ہو جائے گی۔ خوشگوار ماحول سیکھنے کے عمل میں سہولت پیدا کرتا ہے جبکہ تکلیف دہ صورت حال، تعلم کی رفتار میں رکاوٹیں پیدا کر دیتی ہے۔ گھر کا ماحول جتنا اچھا ہوگا تعلم کی رفتار اور اس کے استحکام میں بہتری آئے گی۔

(۳) بچے کی نفسیاتی کیفیات (Psychological Conditions of Child)

بچے کی نفسیاتی و جذباتی نشوونما بھی تعلّم پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں ایک اہم عنصر ہے۔ غصہ، نفرت، پیار محبت وغیرہ جیسے جذبات سے بچے کی شخصیت میں لاتعداد تبدیلیاں جنم لیتی ہیں۔ غصہ کی حالت میں، بچہ صحیح فیصلے کرنے، اچھے بُرے میں تمیز کرنے، کسی کام میں بھرپور توجہ دینے، کام کے اقدامات کو دُرست طور پر جاری رکھنے میں کوتاہی برتے گا۔ بچہ ہر کام کو غلط انداز میں انجام دے گا۔ اسی طرح نفرت کے جذبات بھی تعلم پر منفی اثر ڈالتے ہیں اگر بچہ کسی فرد کے ساتھ اچھے تعلقات نہ رکھنے کی بنا پر، اس سے نفرت کرنے لگے گا تو اس فرد کے ساتھ پیش آنے والے تمام تجربات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ کر ان کاموں کو کرنے سے گریز کرے گا۔ جذباتی بے چینی سے تعلم کی رفتار اور اس کے استحکام پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

(۴) محرکات اور انفرادی ضرورتیں (Motives and Individual Needs)

بچہ کی انفرادی ضرورتیں بھی تعلم پر اثر انداز ہوتی ہیں، اگر بچے کو بھوک لگی ہو تو بھوک ایک منفی محرک بن جائے گی اور وہ جس تجربے سے گزر رہا ہوگا اسے قبول نہیں کرے گا۔ بھوک کی ضرورت، باقی دیگر محرکات میں زیادہ طاقتور محرک بن جائے گی۔ اس طرح اگر بچے کو سردی لگ رہی ہو اور اسے کسی کام کو سیکھنے پر آمادہ کرنا چاہیں تو وہ ہرگز اس کام کو سیکھنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ ہر بچہ عزت و توقیر کا طلبگار رہتا ہے۔ وہ کسی ایسے کام میں مشغول نہیں ہوتا جس کے کرنے میں اسے بے عزتی کا احساس ہوتا ہو۔ یوں اگر کوئی اس کی عزت نہیں کرے گا تو بے عزتی کرنے والے فرد کے ساتھ وقوع پذیر ہونے والے تجربات کو بچہ ناپسند کرتے ہوئے رد کر دے گا۔ انفرادی ضرورتوں کے علاوہ محرکات وہ مقاصد بھی ہو سکتے ہیں جنہیں بچہ حاصل کرنا چاہتا ہو یا جن کاموں کو کرنے سے اسے خوشی و راحت محسوس ہوتی ہو یا کام کو کرنے کے بعد اسے شاباش ملنے کا امکان ہو۔ لہٰذا یہ کام اور انفرادی ضرورتیں، تعلم کی بہتری اور اس میں استحکام کا باعث بنتی ہیں۔

انفرادی اختلافات کے تعلّم پر اثرات

(Effects of Individual Differences on Learning)

ہم نشوونما کے باب میں پڑھ چکے ہیں کہ بچے میں عمر کے بڑھنے کے ساتھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ اور تعلّم کے سلسلے میں بھی ہم نے بچے کی شخصیت و کردار میں مستقل رونما ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ تعلم پر اثر انداز ہونے والے چند عوامل کا بیان بھی کیا ہے۔

تمام انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں، کوئی کالا ہے، تو کوئی گورا۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی کند ذہن۔ آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ کچھ بچے کھیل کود میں جلد مہارت حاصل کر لیتے ہیں، کچھ بات کو جلد سمجھ لیتے ہیں۔ کچھ خوبصورت تحریر لکھنے میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ جبکہ بعض بچے اچھے تعلقات قائم کرنے میں سبقت لے جاتے ہیں۔ چند بچے تصویر بنا لیتے ہیں جبکہ دوسرے بچے سائنسی اُمور میں دوسروں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس قسم کے بے شمار اختلافات ہمارے روزمرہ مشاہدے میں آتے رہتے ہیں۔ سیکھنے کے عمل میں بھی یہ اختلافات دیکھنے میں آتے ہیں۔ تعلم کے سلسلہ میں ظاہر ہونے والے اختلافات، دراصل بچوں میں موجود ''انفردی اختلافات'' کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ہم کچھ اہم انفرادی اختلافات اور ''تعلم پر ان کے اثرات'' کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) جسمانی اختلافات
(۲) ذہنی اختلافات
(۳) دلچسپیوں میں اختلافات
(۴) جذباتی اختلافات
(۵) معاشرتی اختلافات
(۶) علمی/تعلیمی استعداد میں اختلافات

۱- جسمانی اختلافات (Physical Differences)

ہر بچہ، دوسرے بچوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ہر بچے کی اپنی انفرادیت ہوتی ہے۔ رنگ میں، قد میں، فربہی میں، بالوں میں، آنکھوں کے رنگ میں، چہرے کی بناوٹ میں، بچے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم یہ اختلافات تعلم پر اثر پذیر نہیں ہوتے۔ ان کے اثرات اس وقت تعلم میں رونما ہوتے ہیں جب بچے کے جسمانی اعضا کی نشوونما میں کوئی کمی رہ گئی ہو، اگر بچے کی نظر کمزور ہے تو وہ جلد پڑھ نہیں سکے گا۔ دُور یا نزدیک کی چیزیں اسے فوری نظر نہیں آئیں گی۔ اسی طرح اگر اس کی ٹانگوں میں کوئی نقص ہے تو وہ بھاگ دوڑ نہیں سکے گا اور کھیل کود میں اسے مشکل پیش آئے گی، اگر اس کی سُننے کی استعداد میں کوئی کمی ہے تو سننے کے تجربات میں اسے مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح اگر بچہ بیمار ہے یا کسی مستقل قسم کی معذوری کا شکار ہے تو اس کی یہ حالت اس کے تعلم پر گہرا اثر ڈالے گی۔ غرضیکہ افراد کے درمیان جسمانی اختلافات بھی تعلم کی رفتار کو تیز یا سُست کر سکتے ہیں۔

۲- ذہانت کے اختلافات (Intellect Differences)

جسمانی اختلافات کے ساتھ ساتھ بچوں میں ذہانت کے اختلافات بھی ہوتے ہیں۔ یہ اختلافات کم از کم تین درجوں میں سامنے آتے ہیں یعنی (۱) اعلیٰ ذہانت، (۲) متوسط ذہانت، اور (۳) ادنیٰ ذہانت۔ ان اختلافات کی وجہ سے بچوں میں سیکھنے کی

صلاحیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔اعلیٰ ذہانت کے افراد اپنے تجربات سے چیزوں یا تصورات کو جلد سمجھ لیتے ہیں۔ان کے تعلم کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے۔وہ اپنے مسائل جلد اور بہتر انداز میں حل کر لیتے ہیں مستقبل کے مسائل کو حل کرنے کے لیے وہ اپنے طریقے وضع کر لیتے ہیں۔وہ اپنے ماحول سے بہتر انداز میں اور جلد مطابقت پیدا کر لیتے ہیں، اگر انہیں اچھا ماحول مل جائے، تو وہ معاشرے کے لیے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ملک وقوم کے لیے بھی سرمایہ عزت وعظمت بن جاتے ہیں۔متوسط ذہانت کے حامل بچے، ذہین وفطین کے مقابلے میں اتنی جلد تعلم میں ترقی تو نہیں کرتے تاہم معاشرہ کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگاتے۔جبکہ ادنیٰ ذہانت کے بچوں کو سیکھنے میں بہت دیر لگتی ہے۔وہ زیادہ دقیق اور پیچیدہ باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ان کا ادراک بہت کمزور ہوتا ہے۔

غرضیکہ بچوں میں ذہانت کے اختلافات، تعلم کے عمل میں ''اہم ترین'' کردار انجام دیتے ہیں۔

۳- دلچسپیوں میں اختلافات (Differences in Interests)

بچوں کی دلچسپیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔بعض بچے کھیل کود میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، تو کچھ بچے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔کوئی بچہ مصوری کا شوقین ہوتا ہے، تو دوسرا بچہ تقریر کے فن کو بہتر انداز میں اختیار کر لیتا ہے۔ایک طالب علم ریاضی کے مضمون میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔تو دوسرا اُردو کے مضمون میں۔کوئی بچہ شاعری کا شوق رکھتا ہے۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو بچوں کی دلچسپی کے شعبے اور سیکھنے کے شعبے متعین ہو جاتے ہیں اور وہ ان میں جلد مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔غرضیکہ دلچسپی بھی تعلم کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے۔

۴- جذباتی اختلافات (Emotional Differences)

جذباتی طور پر بھی بچوں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔یہ اختلافات بچے کو گھریلو ماحول سے ملتے ہیں۔ان میں یہ اختلافات کئی صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔بعض بچے غصیلے ہوتے ہیں، بعض ہنس مکھ، ملنسار، شرمیلے، خوف زدہ، متلون مزاج۔بچوں کی یہ جذباتی کیفیات ان کے کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں۔غصہ میں بچہ اچھے بُرے کی تمیز بھول جاتا ہے۔اسے بہت سی باتیں یاد نہیں رہتیں۔وہ بے چینی کا شکار رہتا ہے۔اس کی سوچ منفی انداز کی ہو جاتی ہے۔اسی طرح متلون مزاج بچے بھی کسی کام کو توجہ اور تسلسل سے نہیں کر سکتے۔وہ ہر کام اُدھورا چھوڑ کر دوسرے کام میں لگ جاتے ہیں۔لہٰذا جذباتی کیفیات بھی بچوں کے تعلم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

۵- معاشرتی اختلافات (Social Differences)

ان اختلافات میں دو طرح کے اختلافات شامل ہیں۔اولاً معاشرے کے افراد کے آپس کے تعلقات اور لوگوں کا رہن سہن۔ دوم، افراد معاشرہ کی معاشی، سیاسی حیثیت، اگر بچے کے تعلقات اپنے بزرگوں اور افراد معاشرہ کے ساتھ اچھے ہوں گے تو وہ اپنے بزرگوں سے بہت سی موزوں باتیں سیکھے گا۔اس کو اچھے ادب آداب آ جائیں گے، اگر وہ نیک صحبت میں رہتا ہے، تو اس کا تعلم مثبت ہو گا۔بُرے لوگوں سے تعلقات، اس کے تعلم میں منفی اور بُرے اعمال پیدا کرنے کا سبب بنیں گے۔پھر وہ جس ماحول میں رہے گا، اسی ماحول سے متعلق باتیں اس کے علم کا حصہ بنیں گی۔یہ بات ایک شہری و دیہاتی بچے میں موجود علمی و عملی اختلاف کی صورت میں نظر آئے گی۔گھریلو ماحول اچھا ہوگا تو بچے کے تجربات میں بہتر علم، رویے اور مہارتیں پیدا کرے گا۔

اسی طرح بچے کے گھر کے معاشی حالات بھی تعلم کو متاثر کریں گے۔معاشی طور پر خوش حال گھرانے کے لوگ اپنے بچے کی

موزوں علمی و عملی تربیت کر سکیں گے۔ بچے کو بے شمار سہولتیں حاصل ہوں گی۔ یوں وہ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے تعلم میں بہتری پیدا کریں گے۔

۶- علمی/تعلیمی استعداد میں اختلافات (Differences in Learning Capacity)

بچے اپنی ذہنی صلاحیتوں اور دیگر سہولتوں کی وجہ سے تعلیمی استعداد میں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ بچے اپنے سابقہ علم، مہارتوں اور رویے کی وجہ سے تعلم میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جن بچوں کو تعلیمی استعداد بڑھانے کے زیادہ مواقع دستیاب ہوتے ہیں، وہ ان بچوں سے سبقت لے جاتے ہیں جو ان مواقع سے محروم رہے۔ پڑھنے لکھنے اور حساب کتاب میں وہ بچے یقیناً بہتر کارکردگی ظاہر کریں گے جن کے پاس سابقہ علم میں اس کارکردگی کے لیے بنیادیں موجود ہیں۔ اسی طرح بعض بچوں میں کسی خاص کام کے لیے خصوصی استعداد ہوتی ہے۔ وہ بچے جو ایک زبان میں بہتر سابقہ علم رکھتے ہیں دوسری زبان میں بھی نسبتاً موزوں کارکردگی کا اظہار کریں گے۔

مختصراً یہ کہ تعلم، بچے کے کردار میں ایسی نسبتاً مستحکم تبدیلی ہے جو تجربات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی اسے اپنے ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ تعلم کے اس عمل پر مختلف عوامل اثر انداز ہو کر اسے تیز رفتار یا سُست بنا دیتے ہیں۔ یہ عوامل انفرادی اختلافات کی صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ غرضیکہ تعلم کو مثبت یا منفی بنانے میں ان عوامل اور انفرادی اختلافات کا بہت اہم کردار ہے۔

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کیجیے۔

1- تعلم کے عمل کی خصوصیات بیان کیجئے۔ ہر خصوصیت کے لیے ایک ایک مثال بھی لکھیے۔

2- تعلم پر اثر انداز ہونے والے عوامل لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے۔

3- بچے کے گھریلو ماحول میں کیا باتیں شامل ہیں؟ اس ماحول کا بچے کی ابتدائی تعلیم پر کیا اثر پڑتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔

4- انفرادی اختلافات تعلم پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟ مثالیں دے کر بیان کیجیے۔

5- ذہنی اور تعلیمی استعداد میں اختلافات کے بچوں کے تعلم پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

6- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

i- طبعی و فطری تبدیلی کسے کہتے ہیں؟

ii- تعلم سے کیا مراد ہے؟

iii- تعلم پر اثر انداز ہونے والی تین رکاوٹیں کون سی ہیں؟

iv- گھریلو ماحول سے کیا مراد ہے؟

v- ''جذبات'' کا تعلم پر اثر بیان کیجیے۔

vi- انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟

vii- جسمانی اختلافات کی تین مثالیں لکھیں۔
viii- ذہانت کے تین درجات کے نام لکھیے۔
ix- معاشرتی اختلافات کی دو اقسام لکھیں۔

7- نیچے دیے ہوئے بیانات میں سے صحیح کے سامنے ''ص'' اور غلط بیان کی صورت میں ''غ'' کے گرد دائرہ لگائیے:

i- طبعی تبدیلیاں بغیر سیکھے، مسلسل جاری رہتی ہیں۔ ص/غ
ii- فطری و طبعی تبدیلیاں، بالیدگی کا حصہ نہیں ہیں۔ ص/غ
iii- تعلم کے عمل کے نتیجے میں کردار میں آنے والی تبدیلی مستقل نہیں ہوتی۔ ص/غ
iv- تعلم کے نتیجے میں بچے کے کردار میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو آئندہ پیش آنے والے مسائل حل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ ص/غ
v- تعلم کے ذریعے فرد کے صرف کسی ایک پہلو میں بہتری آتی ہے جبکہ اس کے کردار کے دوسرے پہلو متاثر نہیں ہوتے۔ ص/غ
vi- بچے کی جسمانی بالیدگی و نشو و نما، تعلم پر بالکل اثر انداز نہیں ہوتی۔ ص/غ
vii- بچہ اچھی یا بُری عادتیں پہلے پہل گھر سے سیکھتا ہے۔ ص/غ
viii- غصہ کی حالت میں، بچہ صحیح فیصلے کرنے اور اچھے بُرے میں تمیز کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ص/غ
ix- انسانی رویہ، تعلم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ ص/غ
x- سابقہ معلومات رکھنے والے بچے بہتر کارکردگی کا مظاہر کرتے ہیں۔ ص/غ

8- درج ذیل جملوں میں خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- انسان میں مسلسل و متواتر............ پیدا ہوتی رہتی ہے۔
ii- طبعی و فطری تبدیلیوں میں............ کے عمل کی مداخلت نہیں ہوتی ہے۔
iii- طبعی تبدیلیاں عموماً............ کا حصہ ہوتی ہیں۔
iv- .... انسان کے کردار پر اثر انداز ہونے والا اہم ترین عمل ہے۔
v- تجربات سے گزرنے کے بعد انسان اپنے مسائل کو حل کرنے کے............ تلاش کر لیتا ہے۔
vi- تعلم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں فرد کو پیش آنے والے............ کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔
vii- تعلم کے ذریعے فرد کے کردار میں............ اور مجموعی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔
viii- ہر بچے میں نشو و نما کی رفتار............ نہیں ہوتی ہے۔
ix- گھر کے افراد کا بچے کے ساتھ مشفقانہ سلوک، بچے کی شخصیت پر اچھے اثرات............ کرے گا۔
x- اگر بچہ کسی مستقل............ کا شکار ہے تو اس کی یہ حالت اس کے تعلم پر گہرا اثر ڈالے گی۔

9- مندرجہ ذیل سوالات میں ہر بیان کے نیچے چار ممکنہ جواب دیے گئے ہیں۔ صحیح یا موزوں ترین جواب کے سامنے دی ہوئی لائن پر "✓" کا نشان لگائیے۔

i- تعلّم کے عمل کے نتیجے میں فرد میں:

ا۔ بہت سی عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ....

ب۔ کرداری تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ....

ج۔ بہت سے جذبات رونما ہوتے ہیں۔ ....

د۔ معاشی کردار ادا کرنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ ....

ii- تعلّم کے ذریعے پیدا ہونے والی تبدیلیاں:

ا۔ مستقل قسم کی ہوتی ہیں۔ ....

ب۔ عارضی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ ....

ج۔ طبعی قسم کی ہوتی ہیں۔ ....

د۔ نفسی حرکی قسم کی ہوتی ہیں۔ ....

iii- تعلّم، فرد کو پیش آمدہ مسائل کو:

ا۔ جاننے میں مدد دیتا ہے۔ ....

ب۔ دُور کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ ....

ج۔ تجربہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ....

د۔ حل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ ....

iv- بچے کے تعلّم پر سب سے پہلے اس کے:

ا۔ ہم عمر بچے اثر انداز ہوتے ہیں۔ ....

ب۔ گھر کا ماحول اثر انداز ہوتا ہے۔ ....

ج۔ سیکھنے کے مقاصد اثر ڈالتے ہیں۔ ....

د۔ انفرادی اختلافات اثر انگیز کے طور پر کام کرتے ہیں۔

v- درج ذیل میں ایک جواب کا تعلق انفرادی اختلاف سے نہیں ہے:

ا۔ نظر کمزور ہونا۔ ....

ب۔ ماں باپ میں ناچاقی۔ ....

ج۔ ذہنی صلاحیتیں۔ ....

د۔ دلچسپیاں۔ ....